علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم ایس سی ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک ایف اے آئی کام بی اے بی کام، بی ایڈ بی ایس ایم اے ایم ایڈ ایم ایس سی پی ایچ ڈی ایف اسائمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

مضمون	:	**الحدیث (مشکوۃ المصابیح)**
سطح	:	**بی اے (الشہادۃ العالیۃ)**
کوڈ	:	**473**
مشق	:	**03**
سمسٹر	:	**بہار 2025ء**

سوال نمبر1: **نماز میں درود شریف پڑھنے سے متعلق احادیث میں درود شریف پڑھنے کے فضائل تحریر کریں نیز درود ابراھیمی ترجمے کے ساتھ تحریر کریں۔**

جواب:

فضائل درود شریف: شاعرِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے عشق رسول ﷺ کا اظہار ان الفاظ میں فرماتے ہیں کہ:

وَاَحسَنُ مِنکَ لَم تَرَ قَطُّ عَینٖ * وَاَجمَلُ مِنکَ لَم تَلِدِ النِّسَاءُ

خُلِقتَ مُبَرَّاً مِّن کُلِّ عَیبٍ * کَاَنَّکَ قَد خُلِقتَ کَمَا تَشَاءُ

ترجمہ:

کسی آنکھ نے تجھ سے زیادہ خوبصورت شخص نہیں دیکھا

تجھ سے زیادہ صاحبِ جمال کبھی کسی عورت نے نہیں جنا

تو ہر عیب سے اس طرح پاک وصاف ہے

جیسے تو اپنی مرضی اور پسند سے پیدا ہوا ہے

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔**

(سورۃ الاحزاب:56)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ (درود وسلام) بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! تم (بھی) ان پر صلوٰۃ اور خوب سلام بھیجو۔

درود شریف کا مطلب: عربی زبان میں (صلوٰۃ) چند معانی کیلئے استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً: مدح وثناء، تعریف، رحمت، دعا اور استغفار وغیرہ۔

اس آیتِ مبارکہ میں اللہ رب العالمین کی طرف صلوٰۃ کی جونسبت وارد ہوئی ہے، اس سے مراد اللہ تعالیٰ کا فرشتوں کے سامنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح وثناء اور تعریف وتوصیف کرنا ہے اور ان پر اپنی رحمتِ مخصوصہ نازل فرمانا ہے۔ اور فرشتوں کی طرف سے صلوٰۃ ان کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے دعائے رحمت ومغفرت کرنا ہے۔ اور ایمان والوں کی طرف سے صلوٰۃ کا مفہوم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح وثناء اور تعریف وتوصیف اور رحمت کی دعا کرنا ہے۔

مفسرِ قرآن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اور اس آیتِ مبارکہ کی تفسیر: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد (**اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط**) کی تفسیر میں فرمایا کی اسکا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کرتا ہے اور ان کی مغفرت فرماتا ہے اور فرشتوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے دعائے استغفار کا حکم دیتا ہے (**یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا**) کا مطلب یہ ہے: اے ایمان والو! تم اپنی نمازوں میں انکی تعریف وتوصیف کرو اور اپنی مساجد میں اور ہر جگہ پر اور نکاح کے خطبہ میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح وثناء کرو، کہیں بھی آپ کو نہ بھولنا چاہیے۔ (بحوالہ القول البدیع 215)

* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! تم میں سے کوئی شخص جب تک اپنی نماز کی جگہ بیٹھا رہے اور اسکا وضو نہ ٹوٹے تب تک فرشتے اس پر درود بھیجتے رہتے ہیں اور یوں کہتے ہیں: یا اللہ! اس کو بخش دے اس پر رحم فرما۔ (بخاری شریف)

درود شریف کی فضیلت:

* حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھتا ہے، اللہ رب العالمین اس پر

Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com 0334-5504551

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔(مسلم،نسائی،ترمذی)

* حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھے گا، تو اللہ رب العالمین اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔ اور اس کی دس خطائیں معاف کی جائیں گی، اور اس کے دس درجے بلند کئے جائیں گے۔(نسائی، مسند احمد، متدرک حاکم)

* حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھتا ہے، اللہ رب العالمین اس پر ستر رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ اور فرشتے ستر مرتبہ دُعائے رحمت کرتے ہیں۔(نسائی)

* حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! جو شخص مجھ پر بکثرت درود شریف پڑھتا ہے، قیامت کے روز وہ سب سے زیادہ میرے قریب ہوگا۔(ترمذی)

* حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! جس نے مجھ پر درود شریف بھیجا یا میرے لئے اللہ رب العالمین سے وسیلہ (جنت میں بلند مقام) مانگا، اس کے لئے میں قیامت کے روز ضرور سفارش کروں گا۔(اسے اسماعیل قاضی نے روایت کیا)

* حضرت ابی بن کعب رضی اللہٗ عنہ کہتے ہیں میں عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کثرت سے درود شریف پڑھتا ہوں، اپنی دُعا میں سے کتنا وقت درود شریف کیلئے وقف کروں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! جتنا تو چاہے میں عرض کیا: ایک چوتھائی صحیح ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! جتنا تو چاہے، میں عرض کیا: نصف وقت مقرر کروں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جتنا تو چاہے، لیکن اگر اس سے زیادہ کرے تو تیرے لئے اچھا ہے۔ میں عرض کیا: دو تہائی مقرر کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! جتنا تو چاہے، لیکن اگر زیادہ کرے تو تیرے ہی لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا، میں اپنی ساری دُعا کا وقت درود شریف کیلئے وقف کرتا ہوں۔ اس پر رسول اللہ نے فرمایا! یہ تیرے سارے دکھوں اور غموں کیلئے کافی ہوگا اور تیرے گناہوں کی بخشش کا باعث ہوگا۔(ترمذی)

* حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! جس نے دس مرتبہ صبح دس مرتبہ شام کے وقت مجھ پر درود شریف پڑھا، اسے روزِ قیامت میری سفارش حاصل ہوگی۔(طبرانی)

* حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں نماز پڑھ رہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما تشریف فرما تھے۔ میں (دُعا کیلئے) بیٹھا تو پہلے اللہ رب العالمین کی حمد وثنا کی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجا، پھر اپنے لئے دُعا کی تو امام الانبیاء رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! اللہ سے مانگو ضرور دیئے جاؤ گے، اللہ سے مانگو ضرور دیئے جاؤ گے۔(ترمذی)

* رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! جب تک کوئی مسلمان مجھ پر درود شریف بھیجتا رہتا ہے، اس وقت تک فرشتے اس کیلئے دُعائے رحمت کرتے رہتے ہیں، اب جو چاہے کم پڑھے جو چاہے زیادہ پڑھے۔(اسماعیل قاضی)

درود شریف کی اہمیت اور نہ پڑھنے پر وعید: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ، رسول اللہ نے فرمایا! رسوا ہو وہ آدمی جس کے سامنے میرا نام لیا جائے اور وہ درود شریف نہ پڑھے۔ رسوا ہو وہ آدمی جس نے رمضان کا پورا مہینہ پایا اور وہ اپنے گناہ نہ بخشوا سکا، رسوا ہو وہ آدمی جس کے سامنے اس کے ماں باپ یا دونوں میں سے ایک بڑھاپے کی عمر کو پہنچے اور وہ انکی خدمت کر کے جنت میں داخل نہ ہوا۔(ترمذی)

* حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ، ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر لانے کا حکم دیا، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی سیڑھی پر قدم رکھا تو فرمایا: آمین! پھر دوسری سیڑھی پر قدم رکھا تو فرمایا: آمین! پھر تیسری سیڑھی پر قدم رکھا تو فرمایا: آمین! خطبہ سے فارغ ہونے کے بعد جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے تشریف لائے تو صحابہ اکرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: آج آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی بات سنی جو اس سے پہلے نہیں سنی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا ہلاکت ہے اس آدمی کیلئے جس نے رمضان کا پورا مہینہ پایا اور وہ اپنے گناہ نہ بخشوا سکا۔ میں نے جواب میں کہا: آمین۔ پھر جب میں نے دوسری سیڑھی پر قدم رکھا تو جبریل علیہ السلام نے کہا: ہلاکت ہو اس آدمی کیلئے جس کے سامنے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لیا جائے اور وہ درود شریف نہ پڑھے۔ میں نے جواب میں کہا: آمین۔ پھر جب میں نے تیسری سیڑھی پر قدم رکھا، تو جبریل علیہ السلام نے کہا: ہلاکت ہو اس آدمی کیلئے جس کے سامنے اس کے ماں باپ یا دونوں میں سے ایک بڑھاپے کی عمر کو پہنچے اور وہ انکی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کی۔ میں نے جواب میں کہا: آمین۔(حاکم)

* حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے سامنے میرا نام کیا جائے اور وہ درود شریف نہ پڑھے وہ بخیل ہے۔(ترمذی)

* حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس مجلس میں لوگ اللہ کا ذکر کریں نہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھیں، وہ مجلس قیامت کے دن ان لوگوں کیلئے باعثِ حسرت ہوگی خواہ وہ نیک اعمال کے بدلے جنت میں ہی کیوں نہ چلے جائیں۔(احمد، ابنِ حبان، حاکم)

* حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مجھ پر درود شریف پڑھنا بھول گیا، اس نے جنت کا راستہ کھو دیا۔

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں
میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی کی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں
0334 5504551
Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمٹس۔گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

(ابنِ ماجہ)

*حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف نہ پڑھا جائے، کوئی دُعا قبول نہیں کی جاتی۔(رواہ الدیلمی)

*حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف نہ پڑھا جائے، آدمی کی دُعا زمین و آسمان کے درمیان لٹکتی رہتی ہے۔(ترمذی)

نبی کریم امامُ الانبیاء محمد مصطفےٰ احمدِ مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت شدہ درود شریف کے الفاظ: حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰؒ (تابعی) فرماتے ہیں کہ حضرت کعب ابن عجرہ (صحابی) سے میری ملاقات ہوئی تو انھوں نے فرمایا کہ میں تمہیں وہ چیز بطور ہدیہ پیش نہ کروں جس کو میں نے رحمت عالم ﷺ سے سنا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! مجھے وہ ہدیہ ضرور عنایت فرمایئے انہوں نے فرمایا کہ ہم چند صحابہ نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ اور اہل بیت نبوت پر ہم درود کس طرح بھیجیں؟ اللہ نے ہمیں یہ تو بتا دیا ہے کہ آپ ﷺ پر کس طرح سلام بھیجا جائے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اس طرح کہو! **اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید اللھم بارک علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید**

ترجمہ: "اے اللہ تو رحمت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ وعلیہ وسلم پر اور ان کی آل پر جیسی کہ تو نے رحمت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور ان کی آل پر بے شک تو تعریف کا مستحق اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ تو برکت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ وعلیہ وسلم پر اور ان کی آل پر جیسی کہ تو نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور ان کی آل پر بے شک تو تعریف کا مستحق اور بزرگی والا ہے۔"

تشہد کے بعد نماز میں درود پڑھا جاتا ہے، یہ درود بھی نبی کریم ﷺ نے خود صحابی کرامؓ کو سکھایا تھا، ذیل کی احادیث میں اس درود پاک کی عبارات کا ذکر ہے۔

حضرت ابو حمید ساعدیؓ فرماتے ہیں کہ صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ ہم آپ ﷺ پر درود کس طرح بھیجیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا یہ کہو **اللھم صل علی محمد و ازواجه وذريته كما صليت علي ابراهيم و بارك علی محمد وازواجه وذريته كما باركت علی ال ابراهيم انك حميد مجيد** اے اللہ! محمد ﷺ پر، آپ ﷺ کی ازواج مطہرات پر اور آپ ﷺ کی اولاد پر رحمت نازل فرما جیسا کہ تو نے ابراہیم پر رحمت نازل فرمائی اور محمد ﷺ پر، آپ ﷺ کی ازواج مطہرات پر اور آپ ﷺ کی اولاد پر برکت نازل فرما جیسا کہ تو نے ابراہیم پر برکت نازل فرمائی، بے شک تو بزرگ و برتر ہے (صحیح البخاری و صحیح مسلم)

درود شریف: (طلباء درود ابراہیمی خوشخط کر کے لکھیں)

اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید اللھم بارک علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید

درود شریف کی برکت: حضرت ابو ہریرہؓ راوی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو آدمی مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا (صحیح مسلم) یہ بھی آیا ہے کہ درود پڑھنے سے دس نیکیاں ملتی ہیں۔ دس درجات بلند ہوتے ہیں۔ دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں اور دس گناہ معاف ہوتے ہیں۔

سوال نمبر2۔ نماز میں سہو کے احکامات احادیث کی روشنی میں تحریر کریں۔ **(20)**

جواب: (i) سجدہ وسہو (مفہوم واحکام): سہو بھول جانے کو کہتے ہیں، نماز میں اگر آدمی بھول جائے اور کوئی چیز اس سے رہے جائے تو اس کی تین صورتیں ہیں،

1- سنتوں یا مستحبات میں بھول جاتا ہیں، اور کوئی سنت یا مستحب عمل رہ جاتا ہے، تو نماز ادا ہو جائے گی۔

2- اگر فرائض میں بھول جائے اور کوئی فرض رہ جائے تو نماز دوبارہ پڑھنا ہوگی، سجدہ سہو کفایت نہیں کرے گا۔

3- اگر واجبات میں سے کوئی چیز بھول کر رہ جائے تو اس کی تلافی سجدہ سہو سے ہو جائے گی۔

اور اگر جان بوجھ کر فرائض یا واجبات میں سے کوئی عمل چھوڑتا ہے تو نماز دوبارہ پڑھنا ہوگی، اور یہ جان بوجھ کر چھوڑنا گناہ ہے۔

سجدہ سہو کی ترتیب یہ ہے کہ نماز کے آخر میں "التحیات" پڑھ کر ایک طرف سلام پھیرے اور پھر دو سجدہ کرے، پھر دوبارہ التحیات، درود اور دعا پڑھ کر نماز مکمل کر لی جائے۔

بھول جانے کی صورت میں دو سجدے: حضرت ابو ہریرہؓ راوی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا "جب تم میں سے کوئی آدمی نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہوتا تو اس کے پاس شیطان آتا ہے اور اسے شک وشبہ و مبتلا کرتا ہے یہاں تک کہ اس (نمازی) کو یہ بھی یاد نہیں رہتا کہ اس نے کتنی رکعتیں پڑھی ہیں! الہٰذا تم مین سے کسی کو اگر

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

03345504551 Download Free Assignments from Solvedassignmentsaiou.com

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمٹس۔گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے آئیڈی کے نمبر پر رابطہ کریں

یہ صورت پیش آئے تو اسے چاہئے کہ وہ آخری قعدے میں بیٹھ کر دو سجدے کرے)"۔(صحیح البخاری وصحیح المسلم)

حضرت عطار ابن یسار حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا" جب تم میں سے کوئی آدمی درمیان نماز شک میں مبتلا ہو جائے اور اسے یاد نہ رہے کہ اس نے تین رکعتیں پڑھی ہیں یا تو اسے چاہیے کہ وہ اپنا شک دور کرے اور جس عدد پر اسے یقین ہو اس پر بناء کرے (یعنی کسی ایک عدد کا تعین کرے نماز پوری کر لے) اور پھر سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے کر لے۔ اگر اس نے پانچ رکعتیں پڑھی ہوں تو یہ پانچ رکعتیں ان دو سجدوں کے ذریعے اس کی نماز کو جفت کر دیں گی اور اگر اس نے پوری چار رکعتیں پڑھی ہوں گی تو یہ دونوں سجدے شیطان کی ذلت کا سبب بنیں گے مسلم اور مالک نے اس روایت کو عطاء سے بطریق ارسال نقل کیا ہے نیز امام مالک کی ایک روایت میں یہ ایک الفاظ ہیں" کہ نمازی دونوں سجدوں کے ذریعے پانچ رکعتوں کو جفت کر دے گا۔"

تشریح: مذکورہ بالا دونوں احادیث مین یہ حکم دیا گیا ہے کہ اگر نماز کی رکعات میں شک ہو جائے کہ کتنی پڑھی ہیں، تو ظن غالب پر عمل کرے، اور آخر میں سجدہ سہو کر لیں، تو اس کی نماز درست ہو جائے گی۔

نبی کریم ﷺ کے بھولنے کا واقعہ: حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ (ایک روز) نبی کریم ﷺ نے ظہر کی نماز پانچ رکعت پڑھ لی، چنانچہ آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ " کیا نماز میں کچھ زیادتی ہوگئی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کیا ہوا؟ صحابی نے عرض کیا کہ " آپ نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں" (یہ سن کر) آپ ﷺ نے سلام پھیر لینے کے بعد دو سجدہ کیے۔ اور ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا" مین انسان ہی تو ہوں، جس طرح تم بھول جاتے ہو اسی طرح میں بھول جاتا ہوں جب میں کچھ بھول جایا کروں مجھے یاد دلایا کرو اور جب تم میں سے کسی کو نماز میں شک ہو جائے تو اسے چاہیے کہ وہ صحیح رائے قائم کرے اور اس رائے کی بنیاد پر نماز پوری کر لے اور پھر سلام پھیر کر دو سجدے کر لے۔" (صحیح البخاری وصحیح المسلم)

تشریح: مذکورہ بالا حدیث میں نبی اکرم ﷺ کے بھولنے کا واقعہ مذکور ہے۔ واضح رہے کہ نبی اکرم ﷺ دین واحکام کی تبلیغ وتعلیم مین کبھی نہیں بھولے، آپ ﷺ کو بعض دفعہ کسی عمل میں اس عمل کے تحت بھلا دیا گیا تا کہ امت کو ان مسائل سے آگاہ کیا جائے۔

حضرت عبداللہ ابن بحینہؓ فرماتے ہیں کہ (ایک روز) نبی کریم ﷺ نے صحابہ کو ظہر کی نماز پڑھائی اور پہلی دو رکعتیں پڑھ کر (پہلے قعدے مین بیٹھے بغیر تیسری رکعت کے لئے) کھڑے ہو گئے، دوسرے لوگ بھی آپ ﷺ کے ساتھ کھڑے ہو گئے، یہاں تک تک کہ جب نماز پڑھ چکے اور (آخرے قعدے مین) لوگ سلام پھیرنے کے منتظر تھے کہ آپ ﷺ نے بیٹھے بیٹھے تکبیر کہی اور سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے کیے اور اس کے بعد سلام پھیرا۔ (صحیح البخاری وصحیح المسلم)

قعدہ اولیٰ بھول جانے کی صورت میں حکم: حضرت مغیرہ ابن شعبہؓ راوی ہین کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا" جب امام دو رکعت پڑھ کر (پہلے قعدہ میں بغیر بیٹھے تیسری رکعت کے لئے) کھڑا ہو جائے تو اگر سیدھا کھڑے ہونے سے پہلے اسے یاد آجائے تو اسے چاہیے کہ وہ (قعدہ کے لئے) بیٹھ جائے اور اگر سیدھا کھڑا ہو چکا ہو (اس کے بعد اسے یاد آئے) تو وہ (اب) نہ بیٹھے اور (آخری قعدہ میں) سہو کے دو سجدہ کر لے (سنن ابوداؤد، سنن ابن ماجہ) "

اگر نماز میں کمی کا شک ہو جائے تو جتنی کمی کا شک ہو اس کمی کو پورا کر لے: حضرت عبدالرحمن ابن عوفؓ فرماتے ہیں کہ مین نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ "جس آدمی کو نماز پڑھتے ہوئے کمی کا شک ہو جائے تو اسے چاہیے کہ وہ اور پڑھ لے تا کہ زیادتی کا شک ہو جائے۔" (مسند احمد بن حنبل)

تشریح: نبی کریم ﷺ نے اس فرمان عالی میں یہ حکم فرمایا یہ کہ اگر نماز پڑھتے ہوئے نمازی کو شک ہو جائے کہ اس نے کچھ کم نماز پڑھی ہے، تو جس قدر کمی کا شک ہوا ہو اس کو پورا کر لیا جائے، البتہ آخر میں سجدہ سہو کرنا ہوگا۔

(ii) سجدہ تلاوت (مفہوم واحکام): قرآن میں چودہ مقامات ایسے ہیں کہ ان کی تلاوت کرنے والے اور سننے والے پر سجدہ واجب ہو جاتا ہے، سجدہ تلاوت کے درست ہونے کی تمام شرائط ہیں جو کہ سجدہ نماز کے درست ہونے کی ہے، مگر اس میں تحریمہ نہیں کہی جائے گی۔ نیز سجدہ تلاوت میں ایک سجدہ کیا جائے گا۔ سجدہ کا طریقہ یہ ہے کہ تکبیر کہتے ہوئے سجدہ میں جایا جائے اور سجدہ میں مسنون تسبیحات پڑھ کر تکبیر کہتے ہوئے اٹھ جائے۔

ذیل میں ہم آیات سجدہ اور اس کے حوالہ سے نبی اکرم ﷺ کا عمل مبارک وارشادات عالیہ کا مطالعہ کریں گے۔

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے سورہ نجم میں سجدہ کیا آپ ﷺ کے سات مسلمانوں مشرکوں جنوں اور سب آدمیوں نے بھی سجدہ کیا۔ (صحیح بخاری)

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ (سورہ انشقاق یعنی اذا السماء انشقت) اور (سورۃ علق یعنی اقراء باسم ربک) میں سجدہ کیا۔ (صحیح مسلم)

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ نبی کرم ﷺ سجدے (کی کوئی آیت) پڑھتے اور ہم آپ ﷺ کے قریب ہوتے تھے تو جب آپ ﷺ سجدہ کرتے ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ سجدہ کرتے اور (اس وقت) ہم لوگوں کا اس قدر اژدحام ہوتا تھا کہ ہم میں بعض کو تو اپنی پیشانی ٹک کر سجدہ کرنے کی جگہ بھی نہیں ملتی۔ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

آیت سجدہ پر سجدہ نہ کرنا: حضرت زید ابن ثابتؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے سامنے سورہ نجم تلاوت کی اور آپ ﷺ نے اس میں سجدہ نہیں کیا (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

تشریح: رسول اللہ ﷺ نے اس موقع پر سجدہ ترک کر کے اس بات کو واضع کر دیا کہ سجدہ تلاوت فرض نہیں ہے۔اس بناء پر علماء احناف اس کو واجب جب کہ دیگر سنت کہتے ہیں۔

نماز میں سجدہ: حضرت عبداللہ ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایک روز نبی کریم ﷺ نے ظہر کی نماز میں سجدہ کیا اور کھڑے ہوئے ، پھر رکوع کیا اور لوگوں کو یہ گمان تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے سورۃ الم تنزیل السجدہ پڑھی ہے(ابوداؤد)

تشریح: اس حدیث مبارکہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر امام نماز کے دوران آیت سجدہ تلاوت کرے تو امام کے ساتھ ساتھ مقتدیوں پر بھی سجدہ لازم ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہمارے سامنے قرآن کریم پڑھتے اور جب سجدے کی کسی آیت پر پہنچتے تو تکبیر کہتے اور سجدہ کرتے اور ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ سجدہ کرتے۔(ابوداؤد)

(iii) نماز کے ممنوعہ اوقات کی تفصیل: تین اوقات ایسے ہیں جن میں نماز پڑھنا ممنوع ہیں،

ا۔سورج کے نکلتے وقت۔ ۲۔نصف النہار وقت۔ ۳۔سورج غروب ہوتے وقت (سوائے اسی دن کی نماز عصر کے،کہ اس کی اجازت ہے)

نماز فجر کے بعد سورج طلوع ہونے تک اور نماز عسر کے بعد سورج غروب ہونے تک نوافل وسنن کی اجازت نہیں ہے۔اگر جنازہ حاضر ہوتو اسے ادا کیا جا سکتا ہے۔

تین اوقات ممنوعہ: حضرت عبداللہ ابن عمرؓ راوی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا تم میں کوئی آدمی آفتاب کے نکلنے اور دوبنے کے وقت نماز پڑھنے کا قصد نہکرے۔ایک اور روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جب سورج کا کنارہ نکل آئے تو نماز چھوڑ دو یہاں تک کہ سورج خوب ظاہر ہو جائے یعنی (ایکنیزے کے بقدر بلند ہو جائے) نیز جب سورج کا کنارہ ڈوب جائے تو مطلقا کوئی بھی نماز خواہ فرض ہو یا نفل چھوڑ دو یہاں تک کہ وہ بالکل غروب ہو جائے اور آفتاب کے طلوع وغروب ہونے کے وقت نماز پڑھنے کا ارادہ نہ کرو اس لئے کہ سورج شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے(صحیح بخاری وصحیح مسلم)

حضرت عقبہ ابن عامرؓ فرماتے ہین کہ نبی کریم ﷺ تین وقتوں میں نماز پڑھنے اور اپنے مردوں کو دفن کرنے سے منع فرماتے تھے۔اول آفتاب نکلنے کے وقت یہاں تک کہ بلند ہو جائے،دوسرے دوپہر کا سایہ قائم ہونے (یعنی نصف النہار) کے وقت یہاں تک کہ آفتاب ڈھل جائے،اور تیسرے اس وقت جبکہ آفتاب ڈوبنے لگے یہاں تک کہ غروب ہو جائے۔(صحیح مسلم)

صبح اور عصر کی نماز کے بعد نماز کی ممانعت: حضرت ابوسعید خدریؓ راوی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا صبح (کی نماز) کے بعد اس وقت تک کہ (بقدر نیزہ) آفتاب بلند نہ ہو جائے کوئی نماز نہیں اور عصر کی نماز کے بعد اس وقت تک کہ آفتاب چھپ نہ جائے کوئی نماز نہیں۔(صحیح مسلم)

حضرت جبیر ابن مطعمؓ راوی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا "اے عبدمناف کی اولاد! کسی کو اس گھر (خانہ کعبہ) کا طواف کرنے سے نہ روکو!اور رات دن مین جس وقت کوئی چاہیا سے نماز پڑھنے دو۔"(جامع ترمذی،ابوداؤد،سنن نسائی)

حضرت عبداللہ صنابحیؓ راوی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا" جب آفتاب طلوع ہوتا ہے تو اس کے ساتھ شیطان کا سینگ ہوتا ہے پھر جب وہ بلند ہوتا ہے تو وہ الگ ہو جاتا ہے پھر جب دوپہر ہوتی ہے تو شیطان آفتاب کے قریب آجاتا ہے اور جب آفتاب غروب ہونے کے قریب ہوتا ہے تو شیطان اس کے قریب آجاتا ہے اور جب آفتاب غائب (یعنی غروب) ہو جاتا ہے تو شیطان اس سے جدا ہو جاتا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے ان اوقات میں (یعنی آفتاب کے طلوع و غروب کے وقت اور ٹھیک دوپہر کے وقت) نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔"(مالک،مسند احمد بن حنبل،سنن نسائی)

حضرت ابوذرؓ کے بارے میں مروی ہے کہ انھوں نے کعبہ کے زینے پر چڑھ کر فرمایا کہ جس آدمی نے مجھے پہچانا (یعنی میرا نام جان لیا) اس نے مجھ (یعنی میری سچائی کو) پہچان لیا اور جس نے مجھ کو نہیں پہچانا تو (میں آپ کو بتا سینا چاہتا ہوں کہ "مین جندب ہوں" میں نے نبی جریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ صبح کی نماز کے بعد جب تک آفتاب طلوع نہ ہو جائے کوئی نماز نہیں ہے اور نہ عصر کی نماز کے بعد کوئی نماز ہے جب تک آفتاب غروب نہ ہو جائے مگر مکہ میں مگر مکہ میں)(مسند احمد بن حنبل،رزین)

سوال نمبر3۔ امامت کے مسائل اور مقتدی کی ذمہ داریوں پر بحث کریں۔ **(20)**

جواب: امامت کے مسائل: امامت سرداری کو کہتے ہیں اور امام قوم کے سردار اور پیشوا کو کہتے ہیں۔امامت نماز کے معنی ہیں ’’مقتدی کی نماز کا امام کی نماز سے چند شرطوں کے ساتھ وابستہ ہونا‘‘۔حدیث میں آیا ہے کہ امام ضامن ہوتا ہے،یعنی نماز میں امام کے سر بڑی ذمہ داری ہے مقتدیوں کی نمازوں کا صحیح وفاسد ہونا سب اسی کے سر ہے۔ذرا کسی کو مولوی صورت دیکھ کر امامت کے لیے بڑھا دینا نادانی اور احکام شرع سے لاپرواہی ہے،شریعت مطہرہ نے امامت کے لیے کچھ شرطیں بھی رکھی ہیں جن کا ہر امام میں پایا جانا ضروری ہے۔

شرائط امامت: مرد اگر معذور نہ ہو تو اس کے امام کے لیے چھ شرطیں ہیں:

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی کی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

0334-5504551 Download Free Assignments from Solvedassignmentsaiou.com

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی ایف اے اسائمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی اشتقاقی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

(۱) امام مسلمان ہو (۲) بالغ ہو یعنی اگر کوئی اور علامت بلوغ اس میں نہ پائی جائے تو پندرہ برس کی کامل عمر رکھتا ہو۔ (۳) عاقل ہو (۴) مرد ہو (۵) اتنی قرات جانتا ہو کہ جس سے نماز صحیح ہو جائے۔ (۶) عذر سے محفوظ ہو یعنی اسے کوئی ایسا مرض نہ ہو جس سے معذور کا حکم دیا جاتا ہے۔

امامت کے دیگر مسائل: نماز کے مسائل میں سے ایک اہم مسئلہ امامت کا ہے، امامت کی بہت اہمیت ہے، خود اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے امامت کی ہے، آپ کے بعد آپ کے خلفائے راشدین نے امامت کی ہے، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ولہ مثل اجر من صلی معہ (رواہ النساء: 646) اس کو اس قدر اجر وثواب ملے گا جس قدر اس کے پیچھے نماز ادا کرنے والوں کو ملے گا۔ ذیل کے سطور میں امامت کے چند مختصر مسائل پیش خدمت ہیں:

پہلا مسئلہ: امامت کا سب سے زیادہ حقدار وہ ہے جو قرآن کا سب سے بڑا قاری اور عالم ہو، پھر وہ شخص جو سنت کو سب سے زیادہ جاننے والا ہو، پھر وہ شخص جس نے ہجرت کی ہو، پھر وہ شخص جو اسلام پہلے لایا ہو، پھر وہ شخص جو عمر میں بڑا ہو، یہ اُس وقت ہے جب نماز کا وقت ہو جائے اور لوگ کسی کو امامت کے لیے آگے بڑھانا چاہتے ہوں، لیکن اگر مسجد کا کوئی امام مقرر ہو اور وہ موجود ہو تو وہ امامت کا زیادہ حقدار ہے۔ صحیح مسلم کی روایت ہے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قوم کی امامت وہ کرائے جو قرآن کا سب سے اچھا قاری ہو، اگر قرأت میں سب برابر ہوں تو امامت وہ کرائے جو سنت کا سب سے زیادہ جانکار ہو، اگر وہ سنت میں بھی برابر ہوں تو جو ہجرت میں سب سے پہلے ہو وہ امامت کرائے، اگر ہجرت میں بھی وہ برابر ہوں تو اسلام لانے میں جو مقدم ہو وہ امامت کرائے۔ صحیح مسلم 673

دوسرا مسئلہ: اگر دو آدمی جماعت کروائیں تو امام کو بائیں جانب اور مقتدی کو امام کے برابر، پاؤں سے پاؤں، کندھے سے کندھا ملا کر دائیں جانب کھڑا ہونا چاہئے۔ کچھ لوگ امام کے دائیں جانب تاہم کچھ پیچھے ہٹ کر کھڑے ہوتے ہیں حالانکہ اس کی کوئی دلیل نہیں۔

تیسرا مسئلہ: امام کو صف کے درمیان کھڑا ہونا چاہئے، یعنی صف سے آگے اپنی جگہ پر ہو، لیکن صف دونوں طرف سے برابر ہو۔

چوتھا مسئلہ: امام صحیح العقیدہ اور نیک آدمی کو بنانا چاہئے۔ فاسق وفاجر امامت کا مستحق نہیں، البتہ اگر کہیں پر ایسے آدمی کو امام مقرر کر دیا گیا ہے جس میں فسق و فجور پایا جاتا ہے تو لوگوں کو چاہیے کہ اس کے پیچھے نماز ادا کریں، کہ صحابہ کرام اور تابعین نے حجاج بن یوسف کے پیچھے نماز ادا کی ہے، جو اپنے زمانے کا سب سے بڑا ظالم تھا۔

پانچواں مسئلہ: امام کے قریب اہل علم اور دانا آدمیوں کو کھڑا ہونا چاہئے، تاکہ امام کو کوئی مجبوری لاحق ہونے کی شکل میں دوسرا شخص نماز مکمل کروا سکے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ سے قریب دانا اور اہل علم کھڑے ہوں۔ (صحیح الجامع 5476)

چھٹا مسئلہ: اگر کوئی آدمی ایسے وقت مسجد آیا جبکہ صف مکمل ہو چکی تھی تو اسے چاہیے کہ دوسرے نمازی کا انتظار کرے، اگر کوئی نہ آئے تو صف کے پیچھے اکیلے کھڑا نہ ہو بلکہ اس سلسلے میں سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ اگلی صف سے ایک آدمی کھینچ کر ملا لے لیکن بیچ صف سے نہ کھینچے بلکہ صف کے آخری کونے سے کھینچے تاکہ قطع صف سے بچ جائے۔ اگر بحالت مجبوری اکیلے کھڑا ہو جائے تو اس میں بھی کوئی حرج کی بات نہیں ہے۔

ساتواں مسئلہ: اگر کوئی اُس وقت آتا ہے جبکہ جماعت ختم ہو چکی تھی تو اُس کے لیے جائز ہے کہ دوسری جماعت بنا کر نماز ادا کر لے، البتہ دوسری جماعت کی وہ فضیلت نہ ہوگی جو پہلی جماعت کی ہے۔ سنن ترمذی کی روایت ہے ایک آدمی ایسے وقت مسجد میں آیا جبکہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھ لی تھی، تو آپ نے فرمایا: ایکم یتجر علی ھذا؟ کون اُس کیساتھ اجرت میں شریک ہوگا؟ فقام رجل فصلی معہ چنانچہ ایک آدمی کھڑا ہوا اور اُس کے ساتھ نماز ادا فرمائی۔ ترمذی 220

آٹھواں مسئلہ: اگر کوئی بعد میں آکر جماعت میں شامل ہو تو امام کو جس حالت میں پائے اسی حالت میں اسے نماز میں شامل ہو جانا چاہئے۔ (ترمذی)۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو نماز ادا کرنے کا طریقہ سکھایا اور انہیں حکم دیا کہ: صَلُّوا کَمَا رَاَیتُمُونِی اُصَلِّی (بخاری) یعنی تم اسی طرح نماز پڑھو جس طرح مجھے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھتے ہو۔

کن لوگوں کے پیچھے نماز مکروہ تنزیہی ہے؟: غلام، دیہاتی، نابینا، ولد الزنا، خوبصورت، امرد (وہ نوعمر جس کے داڑھی مونچھ نہ ہو) کوڑھی، برص والا جس سے لوگ کراہت ونفرت کرتے ہیں اور سیفہ یعنی بیوقوف جو کہ خرید وفروخت میں دھوکے کھاتا ہو۔ اس قسم کے لوگوں کے پیچھے نماز مکروہ تنزیہی ہے کہ پڑھنی خلافِ اولیٰ ہے اور پڑھ لیں تو حرج نہیں، بلکہ اگر حاضرین میں یہی لوگ سب سے زائد مسائل نماز وطہارت کا علم رکھتے ہوں اور اس جماعت میں اور کوئی ان سے بہتر نہ ہو تو یہی مستحق امامت ہیں اور کوئی کراہت نہیں اور نابینا کی امامت میں تو بہت خفیف کراہت ہے۔

کن لوگوں کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے؟ وہ بد مذہب جن کی بد مذہبی حد کفر تک نہ پہنچی ہو اور فاسق معلن جو کبیرہ گناہ بالا علان کرتے ہیں جیسے شرابی، جواری، زنا کار، سود خور، چغل خور، داڑھی منڈانے یا خشخاشی رکھنے والا یا کتروا کر حد شرع سے کم کرنے والا یا ناچ رنگ دیکھنے والا یا مولا علی کو شیخین سے افضل بتانے والا یا کسی صحابی مثلا امیر معاویہ وابو موسیٰ اشعری کو برا کہنے والا، ان میں سے کسی کو امام بنانا گناہ اور ان کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ کہ جتنی پڑھی ہوں سب کا پھیرنا واجب ہے مگر جہاں جمعہ وعیدین ایک ہی جگہ ہوتے ہیں اور ان کا امام بدعتی یا فاسق معلن ہے اور دوسرا امام نہ مل سکتا ہو وہاں ان کے پیچھے جمعہ وعیدین پڑھ لی جائیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

03345...
Download Free Assignments from
solvedassignmentsaiou.com

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے ،ایم ایس سی ،ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک ،ایف اے ،آئی کام ،بی اے ،بی کام ،بی ایڈ ،بی ایس ،ایم اے ،ایم ایڈ ،ایم ایس ،ایم فل ،پی ایچ ڈی ،ایف اسائمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی اشتہاری مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

کن لوگوں کے پیچھے نماز بالکل نہیں ہوتی: جو قرات غلط پڑھتا ہو جس سے معنی فاسد ہوں یا وضو یا غسل صحیح نہ کرتا ہو یا ضرورت دین سے کسی چیز کا منکر ہو یعنی وہ بدمذہب جس کی بدمذہبی کفر کی حد تک پہنچ چکی ہو اور وہ جو شفاعت یا دیدار الٰہی یا عذاب قبر یا کراماً کاتبین کا انکار کرتا ہے ان کے پیچھے نماز باطل محض ہے کہ نہ ان کی نماز، نماز ہے نہ ان کے پیچھے نماز، نماز ہے حتیٰ کہ جمعہ و عیدین میں بھی ان کی اقتدا درست نہیں۔

نابالغ کو امام بنانا درست ہے یا نہیں؟ نابالغ لڑکے کی اقتداء مرد بالغ کسی نماز میں نہیں کرسکتا یہاں تک کہ نماز جنازہ و تراویح و نوافل میں، یہی صحیح ہے۔ ہاں نابالغ دوسرے نابالغوں کی امامت کرسکتا ہے جبکہ سمجھدار ہو۔

جس سے لوگ ناراض ہوں ان کی امامت کا حکم: جس شخص کی امامت سے لوگ کسی شرعی وجہ سے ناراض ہوں تو اس کا امام بننا مکروہ تحریمی ہے اور اگر ناراضی کسی شرعی وجہ سے نہ ہو تو کراہت نہیں بلکہ اگر وہی احق ہو تو اسی کو امام ہونا چاہیے۔

امامت کا زیادہ حقدار کون ہے؟: سب سے زیادہ مستحق امامت وہ شخص ہے جو نماز و طہارت کے احکام کو سب سے زیادہ جانتا ہو بشرطیکہ اتنا قرآن شریف یاد ہو کہ بطور مسنون پڑھے اور صحیح پڑھتا ہو اور مذہب کی کچھ خرابی نہ رکھتا ہو اور فواحش یعنی بے حیائیوں اور ایسے کاموں سے بچتا ہو، جو مروت کے خلاف ہیں۔

اس کے بعد وہ شخص جو قرات کا زیادہ علم رکھتا ہو اور اس کے موافق ادا کرتا ہو اس کے بعد وہ جو زیادہ پرہیزگار ہو یعنی حرام تو حرام شبہات سے بھی بچتا ہو۔ اس کے بعد زیادہ عمر والا، اس کے بعد وہ جس کے اخلاق زیادہ اچھے ہوں۔ اس کے بعد تہجد گزار اور چند شخص برابر کے ہوں تو ان میں جو شرعی ترجیح رکھتا ہو وہ زیادہ حقدار ہے یا پھر ان میں سے جماعت جس کو منتخب کرلے۔ ہاں اگر کسی جگہ امام معین ہو تو وہی امامت کا حقدار ہے اگرچہ حاضرین میں کوئی اس سے زیادہ علم اور زیادہ تجوید والا ہو یعنی جبکہ امام معین میں شرائط امامت پائی جاتی ہوں ورنہ اور نہ وہ امامت کا اہل ہی نہیں، بہتر ہونا درکنار۔

معذور معذور کا اور اُمّی اُمّی کا امام ہوسکتا ہے یا نہیں؟:

معذور (یعنی ہر وہ شخص جس کو کوئی ایسی بیماری ہے کہ ایک وقت پورا ایسا گزر گیا کہ وضو کے ساتھ نماز فرض ادا نہ کر سکا) اپنے مثل یا اپنے سے زائد عذر والے کی امامت کرسکتا ہے۔ کم عذر والے کی امامت نہیں کرسکتا۔ اور اگر امام و مقتدی دونوں کو دو قسم کے عذر ہوں۔ مثلاً ایک کو ریاح کا مرض ہے دوسرے کو نکسیر کا تو ایک، دوسرے کی امامت نہیں کرسکتا، اور اُمّی (یعنی جس کو کوئی آیت یاد نہیں یا آیتیں یاد ہیں مگر حروف صحیح ادا نہیں کرسکتا۔ جس کی وجہ سے معنی فاسد ہو جاتے ہیں)۔ اُمّی کا امام ہوسکتا ہے، قاری کا نہیں، اور یہاں قاری سے مراد وہ شخص ہے جو کہ بقدر فرض قرآن صحیح پڑھ سکتا ہو بلکہ اگر اُمّی نے اُمّی اور قاری کی امامت کی تو کسی کی نماز نہ ہوئی، اگرچہ قاری درمیان نماز میں شریک ہوا ہو۔

مقتدی کی اقسام: امام کی اقتداء کرنے والے کو مقتدی کہتے ہیں۔ اور اس کی چار قسمیں ہیں:

(1) مدرک: یعنی وہ جس نے اول رکعت سے تشہد تک امام کے ساتھ نماز پڑھی (۲) لاحق یعنی وہ کہ امام کے ساتھ پہلی رکعت میں شریک ہوا مگر اقتداء کے بعد اس کی کل رکعتیں یا بعض فوت ہوگئیں، خواہ عذر سے خواہ بلا عذر (۳) مسبوق یعنی وہ کہ امام کی بعض رکعتیں پڑھنے کے بعد شامل ہوا اور آخر تک شامل رہا۔ (۴) لاحق مسبوق یعنی وہ کہ جسے کچھ رکعتیں شروع کی امام کے ساتھ نہ ملیں پھر شامل ہونے کے بعد لاحق ہوگیا۔

لاحق: لاحق مدرک کے حکم میں ہے کہ جب اپنی فوت شدہ نماز پڑھے گا تو اس میں نہ قرأت کرے گا نہ سہو سے سجدہ سہو کرے گا اور اپنی فوت شدہ کو یعنی جہاں سے باقی ہے وہاں سے پہلے پڑھے گا۔ یہ نہ ہوگا کہ امام کے ساتھ پڑھے۔ جب امام فارغ ہوجائے تو اپنی پڑھے اور اگر ایسا نہ کیا بلکہ امام کے ساتھ ہوگیا پھر امام کے سلام پھیرنے کے بعد فوت شدہ پڑھی تو نماز ہوگئی مگر گنہگار ہوا۔

مسبوق: مسبوق پہلے امام کے ساتھ ہولے پھر امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی فوت شدہ نماز پڑھے اور اپنی فوت شدہ کی ادا میں یہ منفرد کے حکم میں ہے کہ جو رکعت جاتی رہی تھی اس میں قرأت کرے اور کسی وجہ سے پہلے ثناء نہ پڑھی تھی تو اب پڑھے اور قرأت سے پہلے اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھے اور فوت شدہ میں سہو ہو تو سہو کرے اور تشہد کے حق میں یہ رکعت، اول رکعت قرار نہ دی جائے گی بلکہ دوسری، تیسری، چوتھی جو شمار میں آئے، مثلاً چار رکعت والی نماز میں اسے ایک ملی تو حق قرأت میں یہ جواب پڑھتا ہے پہلی ہے اور حق تشہد میں دوسری، لہٰذا ایک رکعت فاتحہ اور سورت کے ساتھ پڑھ کر قعدہ کرے اور اس کے بعد والی میں بھی فاتحہ کے ساتھ سورت ملائے اور اس میں نہ بیٹھے پھر اس کے بعد والی میں فاتحہ پڑھ کر رکوع کردے اور تشہد وغیرہ پڑھ کر نماز ختم کردے اور مسبوق کو چاہیے کہ امام کے سلام پھرتے ہی فوراً کھڑا نہ ہوجائے بلکہ اتنی دیر صبر کرے کہ معلوم ہوجائے کہ امام کو سجدہ سہو تو نہیں کرنا ہے۔

مسبوق اگر امام کے ساتھ سلام پھیر دے تو کیا حکم ہے؟

مسبوق نے یہ گمان کر کے کہ مجھے بھی امام کے ساتھ سلام پھیرنا چاہیے قصداً سلام پھیر دیا تو نماز فاسد ہوگئی اور اگر بھول کر سلام پھیرا اگر امام کے بعد پھیرا تو سجدۂ سہو لازم ہے، اپنی نماز پوری کر کے سجدۂ سہو کرے اور اگر بالکل ساتھ ساتھ پھیرا تو پھر سجدۂ سہو نہیں کھڑا ہوجائے اور اپنی نماز پوری کرلے۔

سوال نمبر 4۔ نماز کے اوقات ممنوعہ ذکر کرنے کے ساتھ ساتھ نماز میں ممنوعہ اعمال واضح کریں۔ (20)

جواب:

03354455 Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

اوقات پنجگانہ نماز اور اس کے مسائل: نماز فرض ہونے کا ظاہری سبب وقت ہے، شریعت نے نماز ادا کرنے کے لئے پانچ وقت مقرر کئے ہیں، اگر اُن وقتوں میں نماز پڑھی جائے تو ادا ہوگی اور وقت سے پہلے پڑھ لی جائے تو نماز بالکل ہی نہ ہوگی اور وقت گزرنے کے بعد پڑھی جائے تو وہ نماز ادا نہیں کہلائے گی بلکہ قضا کہلائے گی، پانچ فرض نمازوں کے جو پانچ وقت مقرر ہیں ان کی تفصیل یہ ہے:

نمازِ فجر کا وقت: سورج نکلنے سے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ پہلے مشرق کی طرف سے آسمان کے کنارے پر چوڑائی میں یعنی شمالاً جنوباً ایک سفیدی (روشنی) ظاہر ہوتی ہے اور جلدی جلدی دائیں بائیں پھیلتی جاتی ہے یہاں تک کہ تمام تمام آسمان پر پھیل جاتی ہے اسے صبح صادق کہتے ہیں، اِسی صبح صادق کے طلوع ہونے سے فجر کی نماز کا وقت شروع ہوتا ہے۔ صبح کاذب کا اعتبار نہیں اور یہ وہ سفیدی ہے جو صبح صادق سے پہلے مشرق سے آسمان پر لمبائی میں شرقاً غرباً ایک ستون کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے۔ جس کے نیچے سارا افق سیاہ ہوتا ہے، یہ سفیدی تھوڑی دیر رہ کر غائب ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد صبح صادق کی سفیدی ظاہر ہوتی ہے، جو دائیں بائیں کو پھیلتی ہوئی اٹھتی ہے فجر کی نماز کا وقت صبح صادق سے شروع ہو کر سورج نکلنے سے پہلے تک رہتا ہے۔ جب آفتاب کا ذرا سا کنارہ بھی نکل آئے تو فجر کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔

نماز ظہر اور جمعہ کا وقت: نماز ظہر اور جمعہ کا وقت زوال یعنی سورج ڈھلنے سے شروع ہوتا ہے اور ہر چیز کا سایہ اصلی سائے کے علاوہ دوگنا ہو جانے تک رہتا ہے، جب سایہ دوگنا ہو جائے تو ظہر کا وقت ختم ہو جاتا ہے، ٹھیک دوپہر کے وقت ہر چیز کا جس قدر سایہ ہو وہ اس کا اصلی سایہ ہے۔

نماز عصر کا وقت: جب ہر چیز کا سایہ اصلی سائے کے علاوہ دو مثل (دوگنا) ہو جائے تو عصر کا وقت شروع ہوتا ہے اور سورج کے غروب ہونے سے لحظہ بھر پہلے تک رہتا ہے۔

نماز مغرب کا وقت: جب سورج غروب ہو جائے تو مغرب کا وقت شروع ہوتا ہے اور شفق کے غائب ہونے سے پہلے تک رہتا ہے۔ مغرب کی طرف جو سرخی اس وقت آتی ہے اس کو شفق کہتے ہیں، صاحبین کے نزدیک شفق احمر (سرخی) تک اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک شفق ابیض تک (سفیدی) سے پہلے تک مغرب کا وقت رہتا ہے اور اِسی پر فتویٰ اور عمل ہے۔

نماز عشاء اور وتر کا وقت: شفق غائب ہونے کے بعد عشاء کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور صبح صادق ہونے سے پہلے تک رہتا ہے، وتر کی نماز کا بھی یہی وقت ہے لیکن وتر کو فرضِ عشاء سے پہلے نہ پڑھے اس لئے ان میں ترتیب واجب ہے مگر بھول کر پڑھ لے تو جائز ہے۔

نمازِ عیدین کا وقت: سورج کے اچھی طرح نکل آنے یعنی ایک نیزہ بلند ہونے کے بعد شروع ہوتا ہے اور دوپہر سے پہلے تک رہتا ہے، ان کا جلدی پڑھنا افضل ہیمگر عید الفطر اول وقت سے کچھ دیر کر کے پڑھنا مستحب ہے۔

نمازوں کے مستحب اوقات

فجر کی نماز کا مستحب وقت: جب اُجالا ہو جائے اور اتنا وقت ہو کہ قرآتِ مستحبہ کو ساتھ سنت کے موافق اچھی طرح نماز ادا کی جائے اور پھر نماز سے فارغ ہونے کے بعد اتنا وقت باقی رہے کہ سورج نکلنے سے پہلے دوبارہ سنت کے موافق نماز پڑھی جاسکتی ہو تو ایسے وقت نماز پڑھنا مستحب و افضل ہے اور یہ حکم ہر زمانے میں ہے لیکن قربانی کے دن حج کرنے والوں کے لئے مزدلفہ میں اول وقت فجر کی نماز پڑھنا افضل ہے، عورتوں کے لئے ہمیشہ فجر کی نماز اول وقت میں پڑھنا مستحب ہے۔ اور باقی نمازوں میں مردوں کی جماعت کا انتظار کریں اور جماعت ہو جانے کے بعد پڑھیں۔

ظہر کی نماز کا مستحب وقت: گرمی کے موسم میں اتنی دیر کر کے پڑھنا کہ گرمی کی تیزی کم ہو جائے مستحب ہے اور سردی کے موسم میں اول وقت پڑھنا افضل ہے لیکن اس کا خیال رکھنا چاہئے کہ ظہر کی نماز ہر حال میں ایک مثل سایہ کے اندر پڑھ لی جائے جمعہ کی نماز ہمیشہ اول وقت میں پڑھنا مستحب ہے جمہور کا یہی مذہب ہے اور اسی پر فتویٰ ہے کیونکہ اس میں مجمع بہت زیادہ ہوتا ہے اور لوگ پہلے سے آئے ہوئے ہوتے ہیں پس تاخیر سے ان کو تنگی ہوگی۔

عصر کی نماز کا مستحب وقت: خواہ سردی ہو یا گرمی ہر زمانے میں عصر کی نماز میں تاخیر مستحب ہے مگر اتنی تاخیر نہ کرے کہ وقت مکروہ ہو جائے۔

مغرب کی نماز کا مستحب وقت: ابر و غبار کے دن کے سوا ہمیشہ مغرب کی نماز میں جلدی کرنا یعنی اول وقت پڑھنا مستحب ہے۔

عشاء کی نماز کا مستحب وقت: ایک تہائی رات تک مستحب وقت ہے اس کے بعد آدھی رات تک تاخیر مباح ہے اس کے بعد مکروہ وقت ہو جاتا ہے وتر کی نماز میں اُس شخص کو آخر رات تک تاخیر کرنا مستحب ہے جس کو اپنے جاگ اُٹھنے کا پکا بھروسہ ہو پس ایسے شخص کو نماز تہجد کے بعد صبح صادق سے پہلے پہلے نمازِ وتر پڑھنا مستحب ہے لیکن اگر آنکھ کھلنے اور اٹھنے کا پورا بھروسہ نہ ہو تو اس کے لئے مطلقاً تعجیل افضل و مستحب ہے پس اس کو نماز عشاء کے بعد سونے سے پہلے پڑھ لینا چاہئے ابر و غبار کے روز ہمیشہ فجر اور ظہر اور مغرب کی نماز ذرا دیر کر کے پڑھنا بہتر و مستحب ہے تا کہ وقت پوری طرح ہو جائے اور شبہ نہ رہے۔ اور عصر و عشاء کی نماز مستحب وقت سے پہلے ادا کرنا مستحب ہے۔

فائدہ: دو فرض نمازوں کو کسی عذر سے ایک وقت میں جمع نہ کرے نہ سفر میں نہ حضر میں نہ بیماری میں، لیکن عرفات و مزدلفہ اس حکم سے مستثنٰی ہیں عرفات میں اگر ظہر و عصر کی نماز میں جمع کرنے کی شرائط پائی جائیں تو یہ دونوں نمازیں ظہر کو وقت میں پڑھی جائیں اور مزدلفہ میں مغرب و عشاء کی نماز عشاء کے وقت میں پڑھی جائے۔

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

جن وقتوں میں نماز جائز نہیں اور جن میں مکروہ ہے: نماز کے اوقات مکروہہ دو قسم کے ہیں

قسم اول: یہ تین وقت ہیں

1۔ سورج نکلتے وقت، یعنی سورج کا کنارہ ظاہر ہونے سے سورج کے اندازاً ایک نیزہ بلند ہو جانے تک (اندازاً بیس منٹ)۔

2۔ استواء یعنی ٹھیک دوپہر کا وقت اور وہ نصف النہار شرعی سے زوال تک ہے، طلوع فجر سے غروبِ آفتاب تک ہر روز جتنا وقت ہو اس کے پہلے نصفِ اول کے ختم پر نصف النہار شرعی شروع ہوتا ہے اس کو ضحوہ کبریٰ بھی کہتے ہیں۔

3۔ سورج غروب ہوتے وقت یعنی جب دھوپ کمزور اور پیلی پڑ جائے اور سورج پر نظر ٹھہرنے لگے اس وقت سے آفتاب غروب ہونے تک کا وقت (اندازاً بیس منٹ)۔ ان تین وقتوں میں کوئی نماز خواہ ادا ہو یا قضا جائز نہیں اور شروع کرنے سے شروع نہیں ہوتی اور اگر پہلے سے شروع کی ہوئی نماز کے ختم ہونے سے پہلے ان تین وقتوں میں سے کوئی وقت داخل ہو جائے تو وہ نماز باطل ہو جاتی ہے لیکن سجدہ تلاوت اور پانچ نمازیں شروع ہو جاتی ہیں۔

اس جنازہ کی نماز جو ان تین وقتوں میں سے کسی وقت میں تیار ہوا ہو بلا کراہت جائز بلکہ افضل ہے اور تاخیر مکروہ ہے۔ جو سجدہ والی آیت ان تین وقتوں میں سے کسی وقت میں تلاوت کی گئی ہو اس کا سجدہ اس وقت جائز ہے مگر مکروہِ تنزیہی ہے اور کراہت کا وقت نکل جانے تک تاخیر کرنا بہتر و افضل ہے۔ اُسی دن کی عصر کی نماز اگرچہ اتنی تاخیر کرنا مکروہِ تحریمی ہے لیکن اگر اتنا وقت تنگ ہو گیا ہو اور کسی نے ابھی تک عصر نہیں پڑھی تو وہ اس وقت ضرور پڑھ لے اور اگر وقتی عصر کی نماز سورج غروب ہونے سے پہلے شروع کر دی تو اس کا توڑنا جائز نہیں خواہ سورج غروب ہو رہا ہو اور یہ فرض ادا ہو جائیں گے نفل نماز خواہ سنتِ موکدہ ہو یا غیر موکدہ کراہتِ تحریمہ کے ساتھ شروع ہو جائے گی اور اُس کو توڑ کر کامل وقت میں ادا کرنا واجب ہے۔ نماز نذر مقید یعنی وہ نماز جسکی انہی تین وقتوں میں سے کسی وقت میں ادا کرنے کی نظر کی گئی ہو۔ وہ سنت و نفل نماز جو ان تین وقتوں میں سے کسی وقت میں شروع کر کے فاسد کر دی گئے ہو۔ یہ دونوں یعنی نماز نذر مقید اور مندرجہ بالا بھی ان وقتوں میں کراہت تحریمی کے ساتھ شروع ہو جائیں گی اور ان کو توڑ کر کامل وقت میں ادا کرنا واجب ہے کہ ان تین وقتوں میں ہر قسم کی نماز و سجدہ ادا کرنے سے پرہیز کرنا چاہیے سوائے اس دن کی عصر اور اس جنازہ کی نماز کے جو اسی وقت لایا گیا ہو۔

قسم دوم: یہ وہ اوقات ہیں جن میں صرف نوافل کا قصداً پڑھنا اور نمازِ واجب لغیرہ کا ادا کرنا مکروہِ تحریمی ہے پس سوائے سنتِ فجر کے ہر قسم کی سنتیں اور نفل اگرچہ تحیۃ المسجد اور تحیۃ الوضو ہی ہوں اور نماز نذرِ مقید ہو یا مطلق، ہر دوگانہ طواف اور سجدۂ سہو جو ان نمازوں میں پیش آئے جن کا ادا کرنا ان وقتوں میں مکروہ ہے جس نفل نماز یا واجب لغیرہ کو مستحب یا مکروہ وقت میں شروع کر کے پھر توڑ دیا ہو اگرچہ وہ صبح کی سنتیں ہوں ان سب کا ان وقتوں میں ادا کرنا مکروہِ تحریمی ہے اور ان کو توڑ دینا اور دوسرے غیر مکروہ وقت میں ادا کرنا واجب ہیا وران کے علاوہ باقی سب نمازیں یعنی پنج وقتہ فرض نمازیں، نمازِ واجب لعینہ یعنی نمازِ وتر، نماز جنازہ، سجدہ تلاوت ادا و قضا بلا کراہت جائز ہیں وہ اوقات یہ ہیں:۔ طلوع فجر یعنی صبح صادق سے نماز فجر ادا کرنے سے پہلے کا وقت اس میں صبح کی دو رکعت سنتِ موٗکدہ کے سوا ہر قسم کی نفل نماز اور واجب لغیرہ قصداً ادا کرنا مکروہ تحریمی ہے۔

2۔ فجر کے فرضوں کے بعد سے سورج نکلنے سے لحظہ بھر پہلے تک کا وقت

3۔ عصر کی فرض نماز کے بعد سے سورج کے متغیر ہونے سے لحظہ بھر پہلے تک کا وقت

سورج غروب ہونے کے بعد سے مغرب کی فرض نماز شروع ہونے سے پہلے کا وقت، تا کہ مغرب کی نماز میں تاخیر نہ ہو جائے، تھوڑی تاخیر یعنی دو رکعت سے کم فاصلہ مکروہ نہیں اور دو رکعت کی مقدار یا اس سے زیادہ لیکن ستاروں کے گتھنے سے پہلے تک تاخیر مکروہِ تنزیہی ہے اور اس کے بعد ستاروں کے گتھنے (بکثرت نمودار ہونے) تک تاخیر کرنا مکروہِ تحریمی ہے

جب جمعہ کے روز امام خطبہ کے لئے حجرہ سے نکلے یا جہاں حجرہ نہ ہو اپنی جگہ سے خطبہ کے منبر پر چڑھنے کے لئے کھڑا ہو اُس وقت سے فرضِ جمعہ ختم ہونے تک یعنی جب امام خطبہ کے لئے کھڑا ہو اُس وقت سے لیکر عین خطبہ کے وقت خواہ پہلا خطبہ ہو یا دوسرا یا ان کا درمیانی وقفہ ہو، اور فرض نماز جمعہ شروع ہونے سے ختم ہونے تک کا وقت اس وقت جمعہ کی سنتیں پڑھنا بھی مکروہِ تحریمی ہی البتہ اگر سنتیں امام کے کھڑے ہونے سے پہلے شروع کر دی تھیں تو ان چار رکعتوں کو پورا کر لے یہی صحیح ہے، جمعہ کے علاوہ ہر خطبے کا بھی یہی حکم ہے

جب فرض نمازوں کی تکبیر و اقامت ہو جائے لیکن صبح کی دو رکعت سنتوں کے لئے یہ حکم ہے کہ اگر جماعت فوت ہونے کا خوف نہ ہو اگرچہ قعدہ ہی میں شریک ہو جائے تو سنت فجر پڑھنا جائز ہے لیکن جماعت کی صف سے دور پڑھے اور اگر جماعت میں شامل ہونا ممکن نہ ہو تو ان سنتوں کو ترک کر کے جماعت میں شامل ہو جائے۔ جب کسی نماز کا وقت تنگ ہو جائے تو اس وقت کے فرض کے سوا اور سب نمازیں مکروہِ تحریمی ہیں وقت کی تنگی سے مراد مستحب وقت کی تنگی ہے۔ عیدین کی نماز سے پہلے گھر و مسجد و عیدگاہ میں نفل نماز پڑھنا مکروہ ہے اور عیدین کی نماز کی بعد مسجد و عیدگاہ میں نفل پڑھنا مکروہ ہے گھر میں پڑھنا مکروہ نہیں یہی صحیح ہے۔ عرفات میں جب شرائط کے ساتھ ظہر اور عصر دو نمازوں کو جمع کرے تو اُن کے فرضوں کے درمیان میں نفل و سنت پڑھنا مکروہِ تحریمی ہے اور بعد میں بھی مکروہ ہے اس لئے کہ عصر کی نماز کے بعد نفل مکروہ ہیں، اسی طرح جب مزدلفہ میں نمازِ مغرب و عشاء کو جمع کرے تو ان کے درمیان میں بھی نمازِ نفل و سنت مکروہِ تحریمی ہے لیکن یہاں بعد میں مکروہ نہیں اس لئے مزدلفہ میں مغرب و عشاء کی سنتیں و وتر عشاء کے فرضوں کے بعد پڑھے۔ پیشاب یا پاخانہ یا دونوں کی حاجت کے وقت یا ریح کے

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم ایس سی ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی کی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس۔ گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

غلبہ کو روک کر کوئی نماز پڑھنا خواہ فرض ہو یا نفل مکروہِ تحریمی ہے، اسی طرح جب کھانا حاضر ہو اور نفس اس کی طرف راغب ہو، اس وقت نماز پڑھنا مکروہِ تحریمی ہے اسی طرح اگر کوئی اور سبب پایا جائے جس کی وجہ سے نماز کے افعال کی طرف سے دل ہٹنے اور خشوع میں خلل پڑے اور وہ اسے کو دفع کر سکتا ہو تو اس کو دور کیے بغیر نماز پڑھنا مکروہِ تحریمی ہے لیکن اگر وقت جاتا ہو تو نماز پڑھ لے اور پھر دوسرے وقت میں لوٹا لے۔ دو وقت ایسے ہیں جن میں صرف وقتی نماز کا ادا کرنا مکروہِ تحریمی ہے، اول مغرب کی فرض نماز میں بلا عذر ستارے گتھنے (خوب نمودار ہونے) تک تاخیر کرنا، دوم عشاء کی فرض نماز بلا عذر آدھی رات کے بعد پڑھنا مکروہِ تحریمی ہے۔

سوال نمبر 5۔ نماز کے بعد مسنون تسبیحات مع ترجمہ تحریر کریں۔

جواب۔

نماز کے بعد مسنون تسبیحات کا تعارف

نماز اسلام کے ارکان میں سے ایک اہم رکن ہے اور یہ ہر بالغ مسلمان پر فرض ہے۔ نماز کی ادائیگی کے بعد، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ خاص اذکار اور تسبیحات کی تعلیم دی ہے جن کو مسنون تسبیحات کہتے ہیں۔ یہ تسبیحات نہ صرف نماز کی روحانی حقیقت کو بڑھاتی ہیں، بلکہ انسان کی اللہ سے قربت کو بھی بڑھاتی ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز کے بعد اپنے ماننے والوں کو بعض مخصوص اذکار کرنے کی ہدایت کی، جن میں اللہ کی تعریف، تقدیس، اور تمجید شامل ہیں۔

ان تسبیحات کا مقصد ہر نماز کے بعد اللہ کی راہ میں مزید قربت پیدا کرنا اور اپنی عبادت کو مکمل کرنا ہے۔ مسنون تسبیحات کا ادا کرنا، مسلمان کی روحانی تربیت کا اہم حصہ ہے۔ یہ عبادات انسان کو دنیا اور آخرت کے معاملات میں توازن عطا کرتی ہیں اور اللہ کی رحمت کا حصول ممکن بناتی ہیں۔ اس مضمون میں، ہم مسنون تسبیحات کے مختلف پہلوؤں، ان کے فوائد، اور ان کے طریقہ کار کو تفصیل سے بیان کریں گے۔

سب سے اہم تسبیحات

نماز کے بعد سب سے زیادہ مشہور تسبیحات میں "سبحان اللہ"، "الحمدللہ"، اور "اللہ اکبر" شامل ہیں۔ یہ تسبیحات خاص طور پر نماز میں شامل کی گئی ہیں اور ان کا تین بار تکرار کرنا مسنون ہے۔ "سبحان اللہ" کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے، "الحمدللہ" کا معنی ہے کہ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، اور "اللہ اکبر" کا مطلب ہے کہ اللہ سب سے بڑا ہے۔ یہ تسبیحات انسانی زندگی کی صحیح سمت میں رہنمائی کرتی ہیں اور ہمیں یاد دلاتی ہیں کہ دنیا میں ہماری اصل کامیابی اللہ کی رضا میں ہے۔ یہ تسبیحات انسان کو روحانی سکون عطا کرتی ہیں۔ ان اذکار کا روزانہ کی بنیاد پر پڑھنا، انسان کی زندگی میں مثبت تبدیلیوں کا باعث بنتا ہے۔ یہ انسان کو دنیا کی خواہشات سے دور رکھتا ہے اور اللہ کی محبت میں اضافہ کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان اذکار کو پابندی کے ساتھ ادا کرنا مسلمانوں کے لیے بڑا فائدہ مند ہے۔

تسبیحات کی مقدار

ہر مسلمان پر نماز کے بعد ان تسبیحات کو یقینی طور پر پڑھنے کی ضرورت ہے۔ "سبحان اللہ" کو 33 بار، "الحمدللہ" کو 33 بار، اور "اللہ اکبر" کو 34 بار پڑھنا مستحب ہے۔ یہ تسبیحات ایک مخصوص تعداد میں پڑھی جاتی ہیں تاکہ ایک خاص سکون حاصل ہو اور پڑھنے والے کا دل اللہ کی یاد میں محو رہے۔ سنت میں آتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان تسبیحات کو پڑھنے کی تلقین کی تاکہ نماز کے بعد انسان اپنے رب کی یاد میں مشغول رہے اور اپنی عبادات کو مکمل کرے۔ یہ تسبیحات انسان کے دل میں اللہ کی محبت اور خوف پیدا کرتی ہیں۔ ان کی خاص مقدار سے، نماز کے بعد روحانی سکون حاصل ہوتا ہے اور اللہ کی تعریف میں وقت گزارنے کا موقع ملتا ہے۔ یہ ہمیں یاد دلاتی ہیں کہ ہماری زندگی کی تمام کامیابیاں اللہ کی رحمت کے بغیر ممکن نہیں ہیں۔

تسبیحات کا روحانی اثر

تسبیحات کا روحانی اثر بے حد عظیم ہے۔ جب کوئی مؤمن نماز کے بعد دل سے ان اذکار کو پڑھتا ہے تو وہ اللہ کی محبت اور خوشنودی کے حصول کی کوشش کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی، انسان کی ذہنی حالت میں بھی نکھار آتا ہے اور اس کے بارے میں مثبت خیالات ابھرتے ہیں۔ نماز کے بعد تسبیحات پڑھنا، انسان کے دل و دماغ میں روشنی کی طرح ہے جو روحانی اور نفسیاتی سکون فراہم کرتی ہے۔ کیونکہ تسبیحات کا مقصد اللہ کی تعریف اور تقدیس ہے، اس لئے یہ انسان کے دل کی سیاہی کو دور کرتی ہیں اور انسان کو باطنی سکون عطا کرتی ہیں۔ ایسا سکون انسان کو دنیاوی مشکلات کے باوجود اللہ کی محبت اور مدد کی یقین دہانی کراتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمان ان تسبیحات کو اپنے روزمرہ کی زندگی میں شامل کرتے ہیں تاکہ ہر لمحہ اللہ کے ساتھ قریب رہ سکیں۔

محبت و قربت کا ذریعہ

تسبیحات کا ایک اور اہم پہلو یہ ہے کہ یہ اللہ کے ساتھ محبت و قربت کا ذریعہ ہیں۔ جب ہم اللہ کی تعریف بیان کرتے ہیں، تو ہمیں خود بھی اپنی حیثیت کا احساس ہوتا ہے۔ اللہ کے ساتھ محبت بندہ مومن کی پہچان ہوتی ہے۔ جب ہم ان تسبیحات کو پڑھتے ہیں، تو ہم گویا اپنے دل میں اللہ کی محبت کو بڑھاتے ہیں اور اللہ کی رحمت کے پیغام کو اپنے اندر محسوس کرتے ہیں۔ یہ قربت ہمیں یہ احساس دلاتی ہے کہ ہم اکیلے نہیں ہیں، بلکہ اللہ ہمیشہ ہمارے ساتھ ہے۔ یہ احساس انسان کی

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل اور پی ایچ ڈی تک تمام کلاسز کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی کی حل شدہ اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

0334-5504551
Download Free Assignments from
solvedassignmentsaiou.com

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک ایف اے آئی کام بی اے بی کام ، بی ایڈ، بی ایس ایم اے ایم ایڈ ایم ایس سی کی پی ڈی ایف اسائمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبرز پر رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم ایس سی ایم فل تک تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

طرف امید کی کرن پیدا کر دیتا ہے اور اس کے دل میں سکون واطمینان پیدا کرتا ہے۔ یہی قربت ہمیں دنیا کی مشکلات سے نمٹنے میں مدد دیتی ہے اور ہمیں یقین دلاتی ہے کہ اللہ ہماری دعاوں کو سنتا ہے۔

اجتماعی عبادت کا حصہ

مسنون تسبیحات کو پڑھنا اجتماعی عبادت کی ایک اہم مثال بھی ہے۔ مسلمان جب جماعت میں نماز ادا کرتے ہیں تو اس کے بعد تسبیحات پڑھنے کا عمل اجتماعی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ یہ عمل مسلمانوں کے درمیان محبت اور بھائی چارے میں اضافہ کرتا ہے۔ ایک ہی وقت میں مل کر اللہ کی تعریف کرنا اور اس کی عظمت کو بیان کرنا، مسلمانوں کے مابین یکجہتی کا مظہر ہے۔ اجتماعی طور پر تسبیحات کا پڑھنا ایک طاقتور پیغام پہنچاتا ہے کہ مسلمان ایک جھنڈے تلے جمع ہیں اور اللہ کے احکام کی پیروی کر رہے ہیں۔ یہ عمل ان کے ایمان کو مضبوط کرنے کے ساتھ ساتھ انہیں روحانی طور پر بھی بلند کرتا ہے۔ اجتماعی عبادت کا یہ جزو مسلمان قوم کی مضبوطی اور اتحاد کو بڑھاتا ہے۔

تسبیحات کی فضیلت

تسبیحات کی فضیلت کے بارے میں متعدد احادیث موجود ہیں۔ ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندہ نماز کے بعد یہ تسبیحات پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرماتا ہے اور اس کے درجات بلند کرتا ہے۔ یہ حدیث اس بات کی تصدیق کرتی ہے کہ نماز کے بعد تسبیحات کی قبولیت میں معنوی غنیمت ہے، جو ہر مسلمان کو حاصل ہو سکتی ہے۔ یہ فضیلت ہمیں ان تسبیحات کی اہمیت کا احساس دلاتی ہے۔ جب ہم ان اذکار کو اپنے دل سے پڑھتے ہیں، تو ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہماری عبادت کا اثر اللہ کی رحمت میں ہوتا ہے۔ یہ ہمیں ایک پختہ یقین عطا کرتا ہے کہ ہم اللہ کے قریب تر ہو رہے ہیں۔

تسبیحات کا صحیح طریقہ

تسبیحات کو پڑھنے کا طریقہ بھی ایک اہم پہلو ہے۔ مسلمان نماز کے بعد اپنی جگہ پر بیٹھ کر ان اذکار کو دل سے پڑھتے ہیں۔ تسبیحات پڑھنے کے دوران دل میں سکون ہونا ضروری ہے تاکہ آدمی اللہ کے ساتھ اپنی محبت اور تعلق کو محسوس کر سکے۔ یہ عمل دل کی گہرائیوں سے ہونا چاہئے، تاکہ روحانی سکون حاصل ہو سکے۔ بہت سے علماء نے بیان کیا ہے کہ تسبیحات پڑھنے کے بعد اپنے ہاتھ اٹھا کر اللہ سے دعا کرنا بھی ایک مستحب عمل ہے۔ یہ دعا کے بعد اللہ کی رحمت کو دعوت دینے کا ایک طریقہ ہے، جس سے بندہ اپنے دل کے ارادوں اور خواہشات کو اللہ کے سپرد کرتا ہے۔

تسبیحات کا اثر زندگی پر

تسبیحات کی مسلسل مشق انسان کی زندگی پر بہت مثبت اثر ڈالتی ہے۔ یہ اذکار انسان کی سوچ کو مثبت اور پر امید بنا دیتے ہیں۔ تسبیحات کے اثرات ہماری زندگی کے ہر پہلو میں نظر آتے ہیں، چاہے وہ علمی، معاشرتی، یا روحانی ہوں۔ جب انسان اپنی روزمرہ کی زندگی میں تسبیحات کو شامل کرتا ہے تو اس کی زندگی کی سمت میں بہتری آتی ہے۔ تسبیحات کا اثر صرف روحانی دائرے تک محدود نہیں رہتا، بلکہ یہ ہماری عملیت کو بھی بہترین بناتا ہے۔ انسان اپنی روزمرہ کی معمولات میں اخلاق و کردار میں مزید بہتری محسوس کرتا ہے۔ اس کی زندگی میں جو کام بھی کرتا ہے، اُس میں کامیابی کی اور اس کے دل میں اللہ کے ساتھ تعلق کی مضبوطی کا احساس ہوتا ہے۔

مشکلات کا سامنا

زندگی میں آنے والی مشکلات و چیلنجز کے وقت بھی تسبیحات کی اہمیت بڑھ جاتی ہے۔ جب مسلمان مشکل حالات سے گزرتے ہیں، تو وہ تسبیحات کا سہارا لیتے ہیں۔ یہ اذکار انہیں اپنے رب کے قریب کرنے اور صبر کی قوت دینے میں مدد کرتی ہیں۔ انسانی دل میں اللہ کی رحمانیت کا یقین، مشکلات کے دور میں بھی سکون و اطمینان فراہم کرتا ہے۔ جب کوئی مؤمن ان تسبیحات کو پڑھتا ہے تو اس کا دل اللہ کی رحمت اور مغفرت کی امید پر ہوتا ہے۔ یہ امید اس کے لئے سکون کا باعث بنتی ہے اور اسے مزید مضبوطی دیتی ہے تاکہ وہ مشکلات کا سامنا کر سکے۔ اسی طرح، تسبیحات کی برکتیں انسان کو پرائیویٹ معاملات میں بھی تعاون فراہم کرتی ہیں۔

تسبیحات کی فضیلت کی مزید وضاحت

تسبیحات کی فضیلت کے نکتہ نظر سے، کئی روایات میں موجود احادیث اس بات کی تصدیق کرتی ہیں کہ یہ اذکار نہ صرف اللہ کے نزدیک مقبول ہیں بلکہ ان کے ذریعے انسان کی روحانی حالت میں بھی بے انتہا اضافہ ہوتا ہے۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان اذکار کو پڑھنے کو اپنے ماننے والوں کے لئے ضروری قرار دیا ہے، تاکہ ان کے دلوں کو سکون اور اطمینان حاصل ہو۔ یہ اذکار نہ صرف روحانی زندگی کو متاثر کرتے ہیں، بلکہ یہ دنیاوی کامیابی کے لیے بھی ایک طاقتور وسیلہ ہوتے ہیں۔ ہر بار جب انسان یہ اذکار پڑھتا ہے، تو وہ اللہ کی رحمت کے دروازوں کو کھولتا ہے۔ تسبیحات کا یہ عمل اس کی زندگی میں برکت اور خیر و فلاح کے امکانات کو بڑھاتا ہے۔

دعاؤں کے بعد تسبیحات

نماز کے بعد تسبیحات کے علاوہ، دعا کرنا بھی ایک اہم عمل ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز کے بعد دعاؤں کا خاص اہتمام کیا اور یہ بھی فرمایا کہ

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

Download Free Assignments from SolvedAssignmentsaiou.com 0334-5504551

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

دعا مؤمن کی عبادت ہے۔تسبیحات کے بعد دعا کرنے سے مؤمن کو اللہ کی رحمت کی امید ہو جاتی ہے اور وہ اپنے مسائل کے حل کی طلب کرتا ہے۔ دعا و تسبیحات کا یہ ملاپ ایک روحانی غذائی سلسلہ بنتا ہے جو انسان کو اللہ کی طرف راغب کرتا ہے۔ یہ عمل نہ صرف روحانی سکون دیتا ہے بلکہ انسان کو اپنے مسائل کے حل کے لئے اللہ کی راہنمائی کی طرف بھی بڑھاتا ہے۔ دعا کے بعد "آمین" کہنا مزید برکت کا باعث بنتا ہے۔

بچوں کو تسبیحات کا درس

تسبیحات کی اہمیت کے پیش نظر، والدین کا فرض ہے کہ وہ اپنے بچوں کو بھی ان اذکار کا درس دیں۔ بچوں کو یہ سکھانا کہ وہ نماز کے بعد تسبیحات پڑھیں، ان کے دینی شعور کو بڑھاتا ہے۔ یہ عمل نہ صرف بچوں کی تربیت میں مددگار ہوتا ہے بلکہ ان کی زندگی میں مذہبی روایات کو شامل کرتا ہے۔ جب بچے تسبیحات پڑھتے ہیں تو یہ ان کے دلوں میں اللہ کی محبت کو بڑھاتا ہے۔ یہ انہیں صحیح اصولوں کی طرف راغب کرتا ہے اور ان کی روحانی نشوونما میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ بچپن سے ہی تسبیحات کی عادت ڈالنے سے بچے بڑے ہو کر بھی ان کی پیروی کرتے ہیں، جو ان کی زندگی کو خوشیوں سے بھر دیتی ہے۔

اہل خانہ کی عبادت میں تسبیحات کا کردار

اہل خانہ کے درمیان بھی تسبیحات کا پڑھنا ایک بہترین عمل ہوتا ہے۔ جب گھر میں نماز کے بعد سب لوگ مل کر تسبیحات کو پڑھتے ہیں تو ایک روحانی ماحول پیدا ہوتا ہے۔ یہ عمل گھر کے افراد کو آپس میں قریب لاتا ہے اور ان کے تعلقات کو مضبوط کرتا ہے۔ گھر میں تسبیحات پڑھنے سے اللہ کی رحمت کا سایہ گھر پر رہتا ہے۔ یہ عمل اہل خانہ کے لئے باعث سکون بنتا ہے اور انہیں ایک دوسرے کی محبت اور احترام کا سبق سکھاتا ہے۔ جب گھر میں اللہ کی یاد کا ذکر کیا جاتا ہے تو یہ تمام افراد کے دلوں میں سکون لاتا ہے اور ہر ایک کی زندگی میں تبدیلی لاتا ہے۔

دینی تعلیمات میں تسبیحات کی روشنی

تسبیحات کی تعلیمات قرآن اور سنت میں موجود ہیں، جو ہمیں یہ سکھاتی ہیں کہ اللہ کا ذکر ہر حالت میں کیا جا سکتا ہے۔ یہ مسنون اذکار کی بھرپور مثال ہیں جو ہمیں روحانی سکون کی راہ دکھاتی ہیں۔ ہمیں اس بات کا اہتمام کرنا چاہئے کہ ہم اپنے دن کا ہر لمحہ اللہ کی یاد میں گزاریں، اور یہ تسبیحات ہمیں وہ موقع فراہم کرتی ہیں۔ دینی تعلیمات میں تسبیحات کا ذکر ہمیں یہ بتاتا ہے کہ ہم اپنے دلوں کو اللہ کی طرف راغب کریں اور اپنی زندگی میں دوستی اور محبت کے جذبے کو پروان چڑھائیں۔ ان تسبیحات کی برکت سے ہم روحانی اور اخلاقی ترقی کی راہ پر گامزن ہو سکتے ہیں۔ نماز کے بعد مسنون تسبیحات کا پڑھنا ایک عظیم عمل ہے جو ہر مسلمان کی زندگی میں روحانی سکون لاتا ہے۔ یہ اذکار نہ صرف اللہ کی یاد کو تازہ کرتے ہیں بلکہ انسان کے دل میں اللہ کی محبت اور خوف کو بھی بڑھاتے ہیں۔ تسبیحات کی اہمیت کو سمجھنا اور ان کا اہتمام کرنا ہم سب کی ذمہ داری ہے، کیونکہ یہ ہمیں اللہ کے قریب لاتیں ہیں اور ہماری روحانی زندگی کو نکھارتیں ہیں۔

ہمیں چاہئے کہ تسبیحات کو اپنی روزمرہ کی زندگی کا حصہ بنائیں تاکہ ہم اللہ کی رحمت کی جانب بڑھ سکیں۔ تسبیحات انسان کو سکون و اطمینان عطا کرتی ہیں، اور یہ نماز کے بعد کی عبادت کا ایک اہم جزو ہیں۔ جب ہم ان اذکار کو پڑھتے ہیں، تو ہم اپنی زندگی کو اللہ کی رضا کے مطابق گزارنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس طرح، ہم ایک کامیاب اور خوشحال زندگی کا سفر شروع کر سکتے ہیں۔

0334-5504551
Download Free Assignments from
Solvedassignmentsaiou.com

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم ایس سی ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک ایف اے آئی کام بی اے بی کام ،بی ایڈ بی ایس ایم اے ایم ایڈ ایم ایس سی پی ایچ ڈی ایف اسائمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔